الکریم

باسمہ الکریم

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ عظام اور علماء کرام مسئلہ ذیل میں:

(۱) اگر محمد زید نصاب کا مالک ہے لیکن بیرون ملک (دعوت وتبلیغ) کے سفر پر قادر نہیں ہے، اب محمد زید بغرض دعوت وتبلیغ بیرون ملک جماعت میں جانا چاہتا ہے تو اس کی اعانت میں زکوۃ کے پیسے کو دینا جائز ہے؟ اس کے لیے کسی کو ترغیب دینا کہ وہ زکوۃ کی رقم محمد زید کو دے جائز ہے؟ اس قسم کی رقم کو جمع کر کے صاحبِ نصاب جماعت میں جانے والوں کو دینا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) اگر نہیں تو اس قسم کی زکوۃ کو جمع کر کے دینے والے پر ضمان لازم ہوگا؟

(۳) اگر محمد زید کو زکوۃ دی تو کیا زکوۃ کی ادائیگی ہوئی یا نہیں؟ اور اگر زکوۃ کی ادائیگی ہوگئی تو قرآن وحدیث کے اعتبار سے اس زکوۃ کی ادائگی کو کس زمرے میں شامل کیا جائیگا؟

(۴) کیا دعوت وتبلیغ کے سفر میں جانے والا (مصرفِ زکوۃ فی سبیل اللہ) کے تحت منقطع الغزاۃ کے حکم میں آئیگا۔؟

(۵) کسی اور جگہ کا تو حال معلوم نہیں لیکن ہمارے علاقے [redacted] کے مرکز میں یہ ترتیب کچھ وقت سے رائج ہے اور افسوس کہ اس کی ترویج میں اہلِ علم بھی شامل ہے حالاں کہ اکابرینِ دعوت وتبلیغ کی طرف سے اس قسم کے امور کی سخت ممانعت ہے؟

(۶) اسی طرح کی ایک اور صورت بھی رائج ہے کہ مرکز میں ایک شخص کے نام پر چاہے وہ مستحقِ زکوۃ ہو یا نہ ہو، زکوۃ کی رقم جمع ہوتی ہے، اور بسا اوقات وہ نصاب کے بقدر یا اس سے بھی زیادہ ہو جاتی ہے، لیکن رقم اس شخص کو ادا نہیں کی جاتی پھر یک مشت ایک لاکھ یا سوا لاکھ روپیے کی رقم سفر کے وقت اداء کی جاتی ہے تو کیا یہ شکل جائز ہے؟ اگر نصاب سے زیادہ رقم جمع ہو جائے اسکے بعد زکوۃ کی رقم دینا جائز ہوگا؟

طالبِ دعا

جامعہ کنز العلوم
خان جہان مسجد ...
محمد آباد ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و باللہ التوفیق :الجواب:

(۱) قرآن مجید میں جو آٹھ مصارفِ زکوۃ کے بیان فرمایے ہیں: فقیر، مسکین، عاملین، مؤلفاتِ قلوب، غارمین، فی سبیل اللہ، وابن السبیل، ان میں سے مؤلفۃِ قلوب کا مصرف باجماعِ صحابہؓ ساقط ہو چکا ہے باقی سات قسمیں جو مذکور ہیں ان میں سے عاملین کے ما سوا باقی اقسام کا استحقاقِ زکوۃ بحالتِ فقر و احتیاج ہے اور عاملین کا استحقاق بوجہِ عمالہ ہے، وہ غنی ہونے کے باوجود بھی لے سکتے ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ الخ ۔(التوبۃ 60)

وَمَنَعَهُمْ عُمَرُ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - فِي زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - وَقَالَ: لَا نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا. ذَلِكَ شَيْءٌ كَانَ يُعْطِيكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - تَأَلُّفًا لَكُمْ. أَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ أَعَزَّ اللّٰهُ الدِّينَ. فَإِنْ ثَبَتُّمْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَإِلَّا فَبَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ السَّيْفُ. وَوَافَقَهُ عَلَى ذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ وَالصَّحَابَةُ فَكَانَ إِجْمَاعًا. (الاختيار لتعليل المختار ج۱/ص۱۱۸)

(ولهذا يأخذ وإن كان غنيا) ش :أي ولأجل استحقاقه بطريق الكفاية لأجل عمله يأخذ العامل، وإن كان غنيا لأن ما يأخذه هو عوض عن عمله والزكاة لا تجوز أن تدفع عوضا عن شيء. (البناية شرح الهداية ج۳/ص۴۵۰)

الفقر شرط في الأصناف كلها إلا العامل وابن السبيل إذا كان له في وطنه مال فهو بمنزلة الفقير. (روح المعاني ج۱۰/ص۱۲۳)

الفقر شرط في جميع الأصناف إلا العامل والمكاتب وابن السبيل. (رد المحتار على الدر المختار ج۲/ص۳۳۹ دار الفكر-بيروت.)

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تحل الصدقة لغني ولا لذي مرة سوي. (النسائي ج۵/ص99، الترمذي ج۳/ص۴۲، أبو داود ج۲/ص/۳۸)

(ولا تصرف إلى أغنياء الغزاة عندنا) ش :أي ولا تصرف الزكاة إلى أغنياء الغزاة عندنا م :(لأن المصرف هو الفقراء) ش :أي لأن مصرف الزكاة هو الفقراء. (البناية شرح الهداية ج۳/ص۴۵۶)

مذکورہ بالا تفصیل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ مالدار صاحبِ نصاب کا بغرضِ سفر بیرونِ ملک دعوت و تبلیغ زکوۃ کا مال لینا اور استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔اسی طرح اسکی ترغیب دینا اور اسکے لئے زکاۃ کی رقم جمع کرنا بھی جائز نہیں۔

لَا يَجُوزُ دَفْعُ الزَّكَاةِ إِلَى مَنْ يَمْلِكُ نِصَابًا أَيَّ مَالٍ كَانَ دَنَانِيرَ أَوْ دَرَاهِمَ أَوْ سَوَائِمَ أَوْ عُرُوضًا لِلتِّجَارَةِ أَوْ لِغَيْرِ التِّجَارَةِ فَاضِلًا عَنْ حَاجَتِهِ فِي جَمِيعِ السَّنَةِ. (الفتاوى الهندية ج۱ص۱۸۹)

(۲) اب اگر کسی شخص نے زکوۃ دہندگان سے زکوۃ کے روپیے جمع کر کے اس طرح کے مصرف میں صرف کیے تو یہ شخص ضامن ہوگا، البتہ اگر زکوۃ دہندگان کی طرف سے صراحۃً یا دلالۃً اس مصرف میں صرف کرنے کو اجازت پائی جایے تو پھر یہ ضامن نہ ہوگا بلکہ زکوۃ دہندگاں کو دوبارہ اپنی زکوۃ ادا کرنی ہوگی۔

سئل عمر الحافظ عن رجل دفع الى الأخر مالا. فقال له: هذا زكاة مالي فدفعها الى فلان. فدفعها الوكيل الى الاخر هل يضمن؟ فقال: نعم، له التعين. التاتارخانية ج۲/ص۲۸۴

الوَكِيلُ إِنَّمَا يَسْتَفِيدُ التَّصَرُّفَ مِنَ الْمُوَكِّلِ وَقَدْ أَمَرَهُ بِالدَّفْعِ إِلَى فُلَانٍ فَلَا يَمْلِكُ الدَّفْعَ إِلَى غَيْرِهِ كَمَا لَوْ أَوْصَى لِزَيْدٍ بِكَذَا لَيْسَ لِلْوَصِيِّ الدَّفْعُ إِلَى غَيْرِهِ (رد المحتار على الدر المختار ج۲/ص۲۶۹)

(جاری ہے ----)

جامعہ کنز العلوم
خان جہان مسجد، جمالپور
احمد آباد ۳۸۰۰۰۱ گجرات

الْأَصْلُ أَنَّ الْمُوَكِّلَ إذَا قَيَّدَ عَلَى وَكِيلِهِ فَإِنْ كَانَ مُفِيدًا اعْتُبِرَ مُطْلَقًا وَإِلَّا لَا، وَإِنْ كَانَ نَافِعًا مِنْ وَجْهٍ ضَارًّا مِنْ وَجْهٍ فَإِنْ أَكَّدَهُ بِالنَّفْيِ اُعْتُبِرَ وَإِلَّا لَا. (الْأَشْبَاهُ وَالنَّظَائِرُ ج۱/ص۲۱۱)

(۳) اگر دینے والے نے غور فکر کے بعد مصرف یعنی غیر صاحب نصاب سمجھ کر زکوۃ دی تو اس کی زکوۃ اداء ہوگئی مگر لینے والے کو اس چیز کے زکوۃ ہونے کا علم ہوگیا تو اس پر لازم ہے کہ معطی کو واپس کرے۔ اور اگر دینے والے کو لینے والے کے صاحب نصاب ہونے کا علم تھا تو زکوۃ اداء نہی ہوئی۔

(دفع بتحرٍّ) لِمَنْ يَظُنُّهُ مَصْرِفًا فَبَانَ أَنَّهُ عَبْدُهُ أَوْ مُكَاتَبُهُ أَوْ حَرْبِيٌّ وَلَوْ مُسْتَأْمَنًا أَعَادَهَا لِمَا مَرَّ وَإِنْ بَانَ غِنَاهُ أَوْ كَوْنُهُ ذِمِّيًّا أَوْ أَنَّهُ أَبُوهُ أَوْ ابْنُهُ أَوْ امْرَأَتُهُ أَوْ هَاشِمِيٌّ لَا يُعِيدُ لِأَنَّهُ أَتَى بِمَا فِي وُسْعِهِ، حَتَّى لَوْ دَفَعَ بِلَا تَحَرٍّ لَمْ يَجُزْ إنْ أَخْطَأَ.

(قَوْلُهُ لِمَنْ يَظُنُّهُ مَصْرِفًا) أَمَّا لَوْ تَحَرَّى فَدَفَعَ لِمَنْ ظَنَّهُ غَيْرَ مَصْرِفٍ أَوْ شَكَّ وَلَمْ يَتَحَرَّ لَمْ يَجُزْ حَتَّى يَظْهَرَ أَنَّهُ مَصْرِفٌ فَيُجْزِيهِ فِي الصَّحِيحِ خِلَافًا لِمَنْ ظَنَّ عَدَمَهُ، وَتَمَامُهُ فِي النَّهْرِ.

(قَوْلُهُ وَلَوْ دَفَعَ بِلَا تَحَرٍّ) أَيْ وَلَا شَكٍّ كَمَا فِي الْفَتْحِ. وَفِي الْقُهُسْتَانِيِّ بِأَنْ لَمْ يَخْطِرْ بِبَالِهِ أَنَّهُ مَصْرِفٌ أَوْ لَا. وَقَوْلُهُ لَمْ يَجُزْ إنْ أَخْطَأَ أَيْ إنْ تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ غَيْرُ مَصْرِفٍ فَلَوْ لَمْ يَظْهَرْ لَهُ شَيْءٌ فَهُوَ عَلَى الْجَوَازِ وَقَدَّمْنَا مَا لَوْ شَكَّ فَلَمْ يَتَحَرَّ أَوْ تَحَرَّى وَغَلَبَ عَلَى ظَنِّهِ أَنَّهُ غَيْرُ مَصْرِفٍ.

[تَنْبِيهٌ] فِي الْقُهُسْتَانِيِّ عَنْ الزَّاهِدِيِّ: وَلَا يَسْتَرِدُّ مِنْهُ لَوْ ظَهَرَ أَنَّهُ عَبْدٌ أَوْ حَرْبِيٌّ وَفِي الْهَاشِمِيِّ رِوَايَتَانِ وَلَا يَسْتَرِدُّ فِي الْوَلَدِ وَالْغَنِيِّ وَهَلْ يَطِيبُ لَهُ؟ فِيهِ خِلَافٌ، وَإِذَا لَمْ يَطِبْ قِيلَ يَتَصَدَّقُ وَقِيلَ يَرُدُّ عَلَى الْمُعْطِي. اهـ. (رد المحتار على الدر المختار ج۲/ص۳۵۲)

وَالْكَلَامُ فِيمَنْ ظَنَّهُ غَيْرَ مَصْرِفٍ فَالدَّفْعُ إلَيْهِ يَكُونُ هِبَةً كَمَا يَأْتِي آخِرَ وَهِيَ مَنْدُوبَةٌ وَقَبُولُهَا سُنَّةٌ عَلَى أَنَّ كَلَامَ الْإِسْبِيجَابِيِّ الظَّاهِرُ مِنْهُ أَنَّ الْمُرَادَ بِهِ دَفْعُ الزَّكَاةِ وَأَنَّ الْمُرَادَ بِالْغَنِيِّ الْمُعْتَبَرِ وَوَجْهُ الْحُرْمَةِ حِينَئِذٍ عَدَمُ سُقُوطِ الزَّكَاةِ عَنْهُ بِهَذَا الدَّفْعِ فَإِذَا اجْتَزَأَ بِهِ يَكُونُ مَانِعًا لِلزَّكَاةِ وَالْمُرَادُ بِقَوْلِهِمْ فِي الْفَرْقِ وَدَفْعُ الْمَالِ إلَى غَيْرِ الْفَقِيرِ قُرْبَةٌ غَيْرُ الزَّكَاةِ كَمَا لَا يَخْفَى فَأَنَّى يَتَوَجَّهُ الْمَنْعُ. (منحة الخالق لابن عابدين ج۲/ص۲۶۶ دار الكتاب الإسلامي)

قَوْلُهُ وَلَوْ دَفَعَ بِلَا تَحَرٍّ) أَيْ وَلَا شَكٍّ كَمَا فِي الْفَتْحِ. وَفِي الْقُهُسْتَانِيِّ بِأَنْ لَمْ يَخْطِرْ بِبَالِهِ أَنَّهُ مَصْرِفٌ أَوْ لَا. وَقَوْلُهُ لَمْ يَجُزْ إنْ أَخْطَأَ أَيْ إنْ تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ غَيْرُ مَصْرِفٍ فَلَوْ لَمْ يَظْهَرْ لَهُ شَيْءٌ فَهُوَ عَلَى الْجَوَازِ وَقَدَّمْنَا مَا لَوْ شَكَّ فَلَمْ يَتَحَرَّ أَوْ تَحَرَّى وَغَلَبَ عَلَى ظَنِّهِ أَنَّهُ غَيْرُ مَصْرِفٍ. (رد المحتار على الدر المختار ج۲/ص۳۵۳)

دَفْعُ الزَّكَاةِ إلَى الْغَنِيِّ مَعَ الْعِلْمِ بِحَالِهِ أَوْ مِنْ غَيْرِ تَحَرٍّ وَهَذَا لَا يَجُوزُ بِالْإِجْمَاعِ. (بدائع الصنائع ج۲/ص۴۳)

(۴) فی سبیل اللہ سے مراد امام ابو یوسفؒ کے نزدیک غازی اور امام محمدؒ کے نزدیک حاجی ہے البتہ صاحب بدائع فرماتے ہیں کہ اس کو عام رکھنا زیادہ مناسب ہے ہر وہ شخص جو دین کے لیے سعی کرے اور عبادت میں سرگرم رہے مثلاً طلبہ اور مبلغینِ دین تو اگر یہ محتاج یعنی مستحقِ زکوۃ ہوں تو ان کو دینا فی سبیل اللہ ہوگا جیسا کہ عبارتوں سے واضح ہوتا ہے، واما قوله تعالى: في سبيل الله عبارة عن جميع القرب فيدخل فيه كل من سعى في طاعة الله وسبيل الخيرات اذا كان محتاجاً (بدائع الصنائع، ج۲، ص۴۵)

(قَوْلُهُ: وَمُنْقَطِعُ الْغُزَاةِ) هُوَ الْمُرَادُ بِقَوْلِهِ - تَعَالَى - {وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ} [التوبة: 60] وَهُوَ اخْتِيَارٌ مِنْهُ لِقَوْلِ أَبِي يُوسُفَ، وَعِنْدَ مُحَمَّدٍ مُنْقَطِعُ الْحَاجِّ، وَقِيلَ: طَلَبَةُ الْعِلْمِ وَاقْتَصَرَ عَلَيْهِ فِي الْفَتَاوَى الظَّهِيرِيَّةِ وَفَسَّرَهُ فِي الْبَدَائِعِ بِجَمِيعِ الْقُرَبِ فَيَدْخُلُ فِيهِ كُلُّ مَنْ سَعَى فِي طَاعَةِ اللَّهِ - تَعَالَى - وَسَبِيلِ الْخَيْرَاتِ إذَا كَانَ مُحْتَاجًا اهـ. (البحر الرائق ج۲/ص۲۶۰)

منقطع الغزاة بفتح الطاء والغزاة جمع الغازي أي الذين عجزوا عن اللحوق بجيش الإسلام لفقرهم بهلاك النفقة أو الدابة أو غيرهما فتحل لهم

(جاری ہے۔۔۔۔)

جامعۃ کنز العلوم

الصدقة وإن كانوا كاسبين إذا الكسب يقعدهم عن الجهاد قهستانى وهم بالاستحقاق أرسخ وأولى لزيادة الحاجة بالفقر والانقطاع ۔(حاشية الطحطاوى ج۱/ص۷۱۹)

(۵) اس سلسلہ میں مقامی علماء سے رابطہ قایم کیا جاے تا کہ اختلاف سے بچا جا سکے، اور صحیح صورت حال واضح ہو جاے، علماء کی جماعت اس سلسلہ میں مرکز کے ذمہداران سے رابطہ کر کے اس مسئلہ سے واقف کرائیں۔ ذمہ داران

(۶) اب رہ گئی یہ صورت کہ مبلغ اگر مستحقِ زکوۃ ہوتو اس کو یک مشت ایک لاکھ یا سوالاکھ دینا صحیح ہے یانہیں تو فقیر کو نصاب سے زائد زکوۃ دینا مکروہ ہے البتہ دینے سے ادا ہو جائیگی اور جب ایک مرتبہ اتنی زکوۃ دے دی گئی جس سے اس کا غنی ہونا ثابت ہو گیا تو پھر اس کو زکوۃ دینا جائز نہ ہوگا، ہاں اگر اس خطیر رقم سے اس کا ٹکٹ اور سامانِ سفر خرید کر دے دیا جاے تو بلا کراہت جائز ہے کیونکہ اس صورت میں اس کو نصاب کا مالک بنانا نہیں پایا جاتا۔

ويكره لمن عليه الزكوة ان يعطى فقيراً مائتيى درهم او اكثر ولو اعطى جاز وسقط عنه الزكوة فى قول اصحابنا الثلاثة (بدائع، ج۲،ص۱۶۰)

وَكُرِهَ الْإِغْنَاءُ أَيْ يُكْرَهُ أَنْ يُغْنِيَ بها إنْسَانًا بِأَنْ يُعْطِيَ لِوَاحِدٍ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَصَاعِدًا وهو جَائِزٌ مع الْكَرَاهِيَةِ ۔(تبين الحقائق ج۱/ص۳۰۵)...والله تعالى اعلم بالصواب

کتبہ

الطاف حسین فلاحی

الطاف حسین فلاحی
دار الافتاء
جامعہ کنز العلوم
احمدآباد گجرات الهند
۲۲ شعبان المعظم ۱۴۳۵
۲۰۱۴/۶/۲۱

الجواب الصحیح
احمد حسین مسطالہٗ
۲۱ جون ۲۰۱۴ء

الجواب الصحیح